تعارف نامه

ندوات عالمی رابطه ادب اسلامی پاکستان

مسلم دنیا کے ادباء ، شعراء اور اہل علم و دانش کی نمائندہ بین الاقوامی تنظیم ، عالمی رابطہ ادب اسلامی کے مکتب پاکستان (Pakista Bureau) کے زیراہتمام تیننداوت (سیمینار) منعقد کرنے کا پروگرام طے کیا گیا ہے:

۱- " پاکستان کی علاقائی زبانوں کا اسلامی ادب" یہ ندوہ یا سیمینار ان شاء اللہ تعالیٰ ، آئندہ ماہ ستمبر ۲۰۰۱ء میں پنجاب کے دار الحکومت لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔

۲- سال قائد اعظم کے حوالے سے آئندہ ماہ دسمبر ۲۰۰۱ء کے آخر میں صوبۂ سرحد کے پُررونق اور اھل محبت و اخلاص کے شہر پشاور میں منعقد ہو گا جس کا عنوان ہے: " اسلامی ادب کی تخلیق قائد اعظم کے جمہوری اور اسلامی افکار کی روشنی میں"۔

۳- سال اقبال کے حوالے سے ماہ نومبر ۲۰۰۲ء میں جان ملت ، امید وطن اور باب الاسلام کے تاج ، شہر کراچی میں منعقد ہو گا۔ جس کا عنوان ہے:" عالم اسلام اور اکیسویں صدی فکر اقبال کی روشنی میں"۔

پاکستان ایک کثیر اللسان اور متعدد الثقافہ سرزمین کا نام ہے جہاں کثرت میں برکت اور وحدت کا رنگ جمتا نظر آتا ہے، پاکستان کی تمام ثقافتوں کا غالب رنگ اسلامی تعلیمات ہیں جو قرآن کریم ، سنت رسولؐ ، اولیاء اللہ اور علمائے کرام کی تعلیمی ، تبلیغی اور تمدنی کاوشوں اور مساعی حمیدہ کی مرہون منت ہیں ، ہماری علاقائی زبانوں کا یہ امتیاز ہے کہ ان سب کا نقطۂ آغاز ، بلا اختلاف و استثناء ، اسلامی ادب سے ہوا ہے اور یہ سب کی سب قرآنی خط میں لکھی جاتی ہیں اور ان سب کا بیشتر ذخیرۂ الفاظ بھی قرآن کریم کی زبان کا مرہون منت ہے، یہ

تمام زبانیں اور ان کا عظیم الشان ادب ہمارا قیمتی ثقافتی و ادبی ورثہ ہے ۔ اس ورثے کا تحفظ اور فروغ ہمارا قومی فریضہ اور ہماری ملکی و ملی وحدت کا امین ہے!

ان پاکستانی زبانوں کے ادباء ، شعراء اور اہل علم و دانش نے جو کچھ فرمایا، لکھا اور جمع کیا ہے وہ ہماری قیمتی ادبی میراث ہے ، یوں تو ان زبانوں کے آداب میں حکمت، انسانی محبت و عظمت ، حق و صداقت کی ترجمانی ، نیک کام پر تعاون انسانی زندگی کو خوبصورت بنانے کی ہر کوشش اور احترام آدمیت و اخوت کی تلقین کی ہر بات اسلام اور مسلمان کی میراث ہے کیونکہ ہمارے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ " جو صاف ہو اسے لے لو اور جو صاف نہ ہو اسے جانے دو" اور یہ کہ " حکمت کی بات تو مومن کی گم شدہ میراث ہے، اس لئے حکمت و دانائی کی بات جہاں اسے ملے گی وہ اسے لے لے گا"، تاہم ان زبانوں اور ان کے آداب میں سے بعض کیا اکثر ایسی باتیں بھی ہیں جو زیادہ روشن ، زیادہ مناسب اور زیادہ ضروری ہیں اس لئے انہیں فوری طور پر عالمی رابطہ ادب اسلامی دنیا کے سامنے پیش کرنے اور متعارف کرانے کا متمنی ہے ، اس لئے فاضل ادباء اور محققین سے درخواست ہے کہ ان قیمتی موتیوں کو سمیٹنے ، تحفظ دینے اور دنیا تک پہنچانے میں ہم سے تعاون فرمائیں۔

- ان تمام سیمیناروں کے لئے لکھے جانے والے مقالات پندرہ سے تیس فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہوں گے۔
- یہ مقالات اردو ، انگریزی یا عربی میں سے کسی ایک زبان میں لکھے جا سکتے ہیں۔
- علاقائی زبانوں کے اسلامی ادب کے سیمینار کے مقالات آئندہ ماہ جولائی ۲۰۰۱ء کے آخر تک عالمی رابطہ ادب اسلامی پاکستان کے دفتر جامعہ اشرفیہ ، فیروز پور روڈ لاہور یا قافلہ ادب اسلامی 7 -حق باہو سٹریٹ لالہ زار کالونی لاہور کے پتے پر ارسال فرما دیئے جائیں۔
- مقالہ نگاروں کے لئے سفر خرچ اور قیام و طعام رابطہ کے ذمہ ہو گا۔
- باقی دو سیمیناروں کے متعلق تفاصیل الگ سے تیار ہو رہی ہیں جو بروقت پہنچ جائیں گی ، ان شاء اللہ۔

علاقائی زبانوں کے اسلامی ادب کے حوالے سے کسی بھی اہم اور نمایاں پہلو یا

موضوع پر قلم اٹھایا جا سکتا ہے۔ خصوصاً:

ا ✤ زبان کا مختصر تعارف اور ابتدائی ادب.

ب ✤ کوئی خاص کتاب مخطوط یا مطبوع یا مؤلف ، ادیب یا شاعر

ج ✤ شاعری خصوصاً نعت نبویؐ اور اسلامی اخلاق و اسلامی طرز زندگی .

د ✤ اسلامی زبانوں - عربی ، فارسی ، اردو وغیرہ - کے اثرات علاقائی زبانوں اور ان کے آداب پر.

ھ ✤ ان زبانوں میں سے کسی زبان کے مطبوعہ ادب کا اجمالی تعارف

مزید معلومات حسب موقع اور حسب ضرورت ارسال ہوتی رہیں گی۔ آپ حسب ذیل سے رابطہ بھی فرما سکتے ہیں:

۱- **ڈاکٹر ظهور احمد اظہر**

صدر عالمی رابطہ ادب اسلامی مکتب پاکستان،

7- حق باہو سٹریٹ ، لالہ زار کالونی ، لاہور

فون گھر: 57 68 542 (042) دفتر: 50 27 920 (042)

۲- **مولانا حافظ فضل الرحیم**

نائب صدر رابطہ و ناظم تعلیمات ، جامعہ اشرفیہ ،

فیروز پور روڈ ، لاہور

فون گھر:7552772(042) فون دفتر:7577972(042)

۳- **ڈاکٹر محمود الحسن عارف**

سیکرٹری رابطہ و چیئرمین شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ

پنجاب یونیورسٹی ، لاہور

فون گھر: 74 04 746(042) فون دفتر:07 92116(042)

٤- **ڈاکٹر خالق داد ملک**

خزانہ دار رابطہ و پروفیسر عربی ، پنجاب یونیورسٹی ، لاہور

فون گھر: 48 77 585(042) فون دفتر:31 08 921(042)

دوسرا سیمینار: " اسلامی ادب کی تخلیق قائداعظم کے جمہوری اور اسلامی افکار کی روشنی میں" آئندہ ماہ دسمبر کے آخری ہفتے میں پشاور میں منعقد کیا جا رہا ہے۔

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے پہلے ہندو- مسلم اتحاد کے لئے بڑی کوشش کی جس کا اعتراف خود ہندو لیڈروں نے بھی کیا مگر وہ بہت جلد اس نتیجے پر پہنچ گئے کہ یہ کام ناممکن ہے ، کیونکہ ایک تو ہندومت دوسرے مذاہب سے پرامن بقائے باہمی کا قائل ہی نہیں اور ان کے عقائد کا احترام اس کے بنیادی عقیدے کا حصہ ہی نہیں، دوسری طرف ہندو معاشرہ طبقات میں تقسیم ہے اور یہ تقسیم ایک دائمی اور ناقابل تغیر ہے، قائد اعظم نے یہ جان لیا کہ ان حالات میں برعظیم میں سیکولرازم اور جمہوریت محض خواب و خیال ہی رہیں گے۔

اب قائد کے سامنے صرف ایک صورت باقی رہ گئی تھی کہ ہندوؤں سے دستوری ضمانت لی جائے کہ وہ مسلمانوں کو الگ سے جینے کا حق دیں گے اور ان کے دینی، معاشرتی اور خاندانی معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے، چودہ نکات اور کیبنٹ مشن کی تجاویز کا تسلیم کرنا یہ دستوری ضمانت حاصل کرنے کی کوشش تھی مگر ہندو تو مسلمان کا مستقل وجود اور آزادانہ زندگی برداشت کرنے کے لیے تیار نہ تھا، یہاں سے قائد اعظم نے ہندو سے قطعی مایوسی کے بعد مسلمانوں کے لئے ایک الگ وطن کا قیام ضروری قرار دیا اور یوں مسلمانوں کی تحریک آزادی یا تحریک پاکستان تیسرے اور فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو گئی۔

ہندو - انگریز سازش نے حالات سے مجبور ہو کر پاکستان بننا تو قبول کر لیا مگر دل سے نہیں، قیام پاکستان کے وقت مسلمانوں کا منظم قتل عام ایک تاریخی المیہ ہے جس کے لیے ہندو نے منظم منصوبہ بندی کی تھی، رام راج اور اکھنڈ بھارت ہندو کے ذہن سے نہیں نکلا، آزادی کے بعد بھی پاکستان ایک آزاد ملک و قوم کی حیثیت بننے نہ دینا ، منظم سازش اور بین الاقوامی جرائم پیشہ قوتوں کی ملی بھگت سے پاکستان کو دو لخت کر دیا مگر پھر بھی ہندو اپنے ایجنڈے پر بدستور قائم ہے۔

یہ تصادم حق کے آخری غلبے تک جاری رہے گا، قائداعظم کا اندازا یہی تھا،

انہوں نے پاکستان کے لئے اسلامی جمہوری نظام کا خواب دیکھا تھا، وہ کھلے دل و دماغ سے پاکستان کو ایک ایسی فلاحی ریاست دیکھنے کے آرزو مند تھے جس کی بنیاد اسلامی نظام زندگی اور اسلام کی عطا کردہ سماجی ، معاشی اور جمہوری شورائی اقدار پر ہو گی۔

ہمارے اس سیمینار کے سکالر قائد کے ان افکار اور جدوجہد کا جائزہ بھی لیں گے اور ایسی ادبی کاوشوں کی دریافت بھی کریں گے جو گزشتہ نصف صدی کے دوران شعرونثر کی صورت میں منظر عام پر آئیں۔ اس کے ساتھ ہی اسلامی جمہوری پاکستان کی عملی صورت پر روشنی بھی ڈالیں گے اور آنے والے وقت کے لیے عملی تجاویز یا منصوبے بھی دیں گے۔

☆☆☆